رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۴

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم :- پنجشنبہ ★ ۲۴ شوال سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۶ احسان ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۶ جون سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

حضور بخیریت انسبرک پہنچ گئے

ربوہ ۱۵ جون۔ آج نو بجکر بیس منٹ پر مندرجہ ذیل تار موصول ہوئی :-

انسبرک۔ ۱۴ جون ۱۱ بجے رات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت انسبرک پہنچ گئے۔ حضور سفر سے لطف اندوز ہوئے۔

خدا تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ مشتاق احمد باجوہ
پرائیویٹ سیکرٹری

چار بڑی طاقتوں کے سربراہ جرمنی کو متحد کرنیکے سوال پر بھی گفت و شنید کرینگے

صدر آئزن ہاور نے مغربی جرمنی کے چانسلر کو روس کی دعوت منظور کر لینے کا مشورہ دیا ہے

واشنگٹن ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر آئزن ہاور اور مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈینائر اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں میں جن امور پر ملاقات ہوگی۔ ان میں جرمنی کو متحد کرنے کا مسئلہ بھی شامل کیا جائے۔

مغربی جرمنی کے چانسلر اور صدر آئزن ہاور کے درمیان ملاقات کے بعد ایک اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ڈاکٹر ایڈینائر روس کی دعوت کو منظور کریں۔ اور اس کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے کے سوال پر گفت و شنید کریں صدر آئزن ہاور اس امر پر متفق ہیں کہ جرمنی کو بتدریج متحد کرنے کی کوشش کی جائے

مکہ ۱۵ جون اب تک ۸۵۵ ۵۴ افراد حج بیت اللہ کی غرض سے یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ۲۲۹۰۰ افراد مدینہ منورہ کی زیارت کر چکے ہیں۔

برطانیہ میں ریلوے مزدوروں کی ہڑتال ختم ہو گئی

لندن ۱۵ جون۔ برطانیہ میں ریلوے کے مزدوروں کی سترہ روزہ ہڑتال آج خلاف توقع ختم ہو گئی۔ حکومت اور مزدوروں کی یونین کے نمائندوں کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کے نتیجہ میں تصفیہ ہو گیا ہے۔

تصفیہ کے مطابق حکومت نے بعض خاص قسم کے ملازموں کی تنخواہ میں اضافہ منظور کر لیا ہے۔ بعض ملازمین کو بونس دینے پر بھی حکومت آمادہ ہو گئی ہے۔

ایک ثالث مقرر کیا گیا ہے۔ جو دیگر امور کے متعلق فیصلہ کرے گا

واضح رہے کہ ریلوے مزدوروں کی یہ ہڑتال ۲۷ مئی کو شروع ہوئی تھی۔ اس کے نتیجہ میں حکومت کو چار کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔

متحدہ محاذ کی طرف سے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ

ڈھاکہ ۱۵ جون۔ آج متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی نے اپنے اجلاس میں دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ صدارت مسٹر اے۔ کے فضل الحق نے کی۔ اور اجلاس پانچ گھنٹے جاری رہا

پارلیمانی پارٹی نے آٹھ ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی بورڈ قائم کیا ہے۔ نیز دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں متحدہ محاذ کی ٹکٹیں حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کرنے کا طریق کار طے کیا گیا۔ بورڈ کے صدر مسٹر فضل الحق منتخب کئے گئے۔ پارلیمانی بورڈ کے باقی ممبروں کے نام یہ ہیں:-

وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار۔ مسٹر یوسف علی چوہدری (کرشک سرمک پارٹی) حاجی ہاشم الدین احمد۔ عبدالسلام خان (عوامی لیگ۔ مولانا اطہر علی (نظام اسلام پارٹی) اشرف الدین چوہدری کانگرسی دل کے نمائندوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

پاکستانی صحافت کی تاریخ مرتب کی جائیگی

کراچی ۱۵ جون۔ پریس کمیشن نے پاکستانی صحافت کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی۔ کل اس کا اجلاس ہوا۔ جس میں تاریخ مرتب کے لئے اصول وضع کئے گئے۔ نیز ان وسائل کا جائزہ لیا گیا۔ جن کے ذریعہ اس سلسلے میں مواد مہیا کیا جائے گا۔

سب کمیٹی کے ارکان عنقریب اہم صحافتی مراکز کا دورہ شروع کرنے والے ہیں

پنجاب کے سو مواضعات میں اشتمال اراضی

لاہور ۱۵ جون۔ لاہور۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے ایک سو مواضعات میں اشتمال اراضی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں جو سرکاری اعداد و شمار حاصل ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان اضلاع میں تقریباً ایک ہزار ایکڑ زرعی اراضی کو جو چھوٹے چھوٹے رقبوں میں اور منتشر تھی۔ بلاکوں کی شکل میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے متعلقہ زمینداروں نے دو ہزار روپے صرف کئے۔

روسی امداد کے بارے میں وزیر اعظم کی طرف سے تردید

لاہور ۱۵ جون۔ آج وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو ملنے والی فوجی اور اقتصادی امداد کی رفتار تیز ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح پاکستان کی فوجی اور اقتصادی ضروریات زیادہ بہتر طریق پر پوری ہو سکتی ہیں۔ جب ان کی توجہ لندن میں مسٹر سہروردی کے بیان کی طرف مبذول کرائی گئی "اگر امریکہ نے امداد دینے میں تاخیر کی۔ تو پاکستان روس سے مدد لیگا" تو انہوں نے کہا مجھے یقین نہیں کہ انہوں نے ایسا کہا ہو۔ یہ بات مضحکہ خیز ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں کے قتل کے متعلق مسٹر یورین کی رپورٹ شائع کر دی جائیگی

لاہور ۱۵ جون۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر قائد ملت کے قتل سے متعلق مسٹر یورین کی رپورٹ عوام کے مفاد کے منافی نہ ہوئی تو حکومت اسے شائع کر دے گی۔ انہوں نے اس کا جواب ہاں میں دیا۔ جب ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ ناقابل اشاعت حصے حذف کرنے کے بعد رپورٹ شائع کر دی جائے گی۔ وزیر اعظم کو ابھی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ انہیں کسی وقت اس کے وصول ہونے کی توقع ہے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جون ۱۹۵۵ء

اشتراکی ممالک میں مذہبی آزادی

موجودہ اشتراکیت کی بنیاد رکھنے والوں مارکس اور اینجل نے اس کی بنیاد materialism (مادہ پرستی) پر رکھی ہے۔ مادہ پرستی اکثر یونانی اور رومی فلاسفر کا بنیادی عقیدہ رہا ہے۔ دوسری بت پرست اقوام جو قدیم سے تہذیب وتمدن کا گہوارہ بنی ہیں۔ مثلاً قدیم مصریوں اور ہندوؤں میں بھی ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے مادے سے پرے کسی طاقت کے عقیدہ کی نفی کی ہے۔ چونکہ زمانہ قدیم میں علوم وفنون عام نہیں ہوتے تھے۔ یہ عقیدہ محض انفرادی حیثیت میں رہا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں یورپ میں احیائے علوم کے دور سے یہ منظم صورت اختیار کرتا چلا آیا ہے۔

عیسائیت کے غیر معقول عقائد سے بیزار ہونے کے بعد یورپ کے دانشمند بجائے کسی معقول مذہب کی تلاش کرنے کے غیر معلوم طور پر یونانی اور رومی فلسفہ کی طرف جھک گئے۔ اور تمام مذہب کو جس کی بنیاد مابعد الطبیعاتی عقائد پر ہے غیر ضروری سمجھنے لگے۔ اور ہر ایک علم بلکہ اخلاق کے اصول بھی انسان کی مادی حیات سے معلوم کرنے لگے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طریق کار کو اختیار کرنے سے مادی علوم و فنون میں یورپ نے بہت ترقی کر لی ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب یورپ کو اخلاق کی صحیح بنیاد قائم کرنے میں بڑی دقتیں محسوس ہو رہی ہیں۔ خاصکر اس وجہ سے کہ سائنسدان اور فلاسفر طبیعات کی حدود سے پرے جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وہ ہر علم وفن کی بنیاد اسی دنیوی زندگی پر رکھنے پر مصر ہیں۔ اور materialism گویا ان کی گھٹی میں پڑ گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مارکس اور اینجل نے جب اشتراکیت کے اصول وضع کئے تو ان کی بنیاد خالص مادہ پرستی پر رکھی اور چونکہ وہ ایک علمی تحریک چلانا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے تمام ایسی باتوں کی نہ صرف تردید کی جن کا تعلق مابعد الطبیعات سے ہو سکتا تھا۔ بلکہ اس کو سرے سے مٹا دینے کی کوشش کو بھی اپنے پروگرام میں داخل کر لیا۔ اور اس تمام اخلاقی عمارت کو جو قدیم سے مذہبی بنیادوں پر استوار چلی آتی ہے گرا دینا اشتراکیت کے لئے لازمی قرار دیا۔

روس نے جب اشتراکیت کو اختیار کیا۔ تو اس نے اپنے مادہ پرستانہ اصول کو بھی لازماً اختیار کر لیا۔ اور اوّل روز سے وہ مذہب کی ہر شکل کو مٹا دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ کبھی کبھی روس کی طرف سے جو یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ یہ محض ایک فریب ہے جو دوسرے ملکوں کے مذہبی لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے دنیا سے مذہب کی بنیاد اکھاڑ دینا چاہتا ہے۔ اور نہایت منظم طور پر وہ عیسائیت اور اسلام کے خلاف سعی وکوشش کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ جو اسلامی ممالک مثلاً ترکستان وغیرہ اسکے زیر اقتدار آگئے ہیں۔ وہاں اسلام اب برائے نام رہ گیا ہے۔ اور اکثر وہ لوگ جن کے باپ دادا کبھی اسلام کے فدائی تھے۔ اب دہریت کا شکار ہو گئے ہیں۔

مادہ پرستی تو ایک عقیدہ ہے کلیاتی طریق جو اشتراکیت کا مسلمہ طریق کار ہے اسی کا براہ راست نتیجہ ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ حکومت اپنے عقائد بالجبر ٹھونستی ہے۔ اور کوئی شخص جو اسکے عقائد کا حامی نہ ہو قابلِ مواخذہ ہوتا ہے۔ اسی طریق کار کا نتیجہ ہے۔ کہ روس میں کوئی ایسی تحریک نہیں چل سکتی۔ جس کو اشتراکیت سے اختلاف ہو۔ لازماً کوئی مذہب یہاں پنپ نہیں سکتا۔ حکومت روس نے ایسے جبری طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ کہ مذہب کو انسان کے دلوں سے نکالنے کے لئے ان کا استعمال پوری کوشش سے کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جو اس طریق کار پر روشنی ڈالتا ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

"روسی اخبارات اور ریڈیو گاہے بگاہے ایسے مضامین ومقالات شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن سے عوام میں اسلام سے بیزاری اور علیحدگی کے رجحانات کو فروغ حاصل ہو۔ اس پالیسی سے ایسے علماء و شعراء کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جو اسلام کی مسلمہ تعلیمات وروایات کے خلاف ہوں۔ مثلاً روزہ کے متعلق ایک روسی شاعر کی نظم ملاحظہ فرمائیے۔

"آج ہماری چھٹی ہے
ہم اسے روزہ کے نام سے پکارتے ہیں
ماضی میں یہ کیسی عجیب تعطیل تھی۔
گھربار تج کے کھیتوں سے دور
ہم تمام دن مسجدوں میں گھٹنے جھکائے
کھڑے رہتے تھے۔
اب کس کے پاس روزے کے متعلق سوچنے کا وقت ہے۔؟"

اب ایک اور روسی شاعر کی نظم ملاحظہ فرمائیے جس میں اس نے رسول (کریم) سے خطاب کے عنوان سے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔

"تم کہتے تھے تاج نہیں گریں گے
وہ گر گئے۔
تم کہتے تھے تخت نہیں ملیں گے وہ
ہل گئے۔
تم کہتے تھے قرآن کے الفاظ ابدی اور
ناقابلِ تغیر ہیں ـــــ
ہماری عورتیں بے پردہ نہیں ہوں گی۔
وہ بے پردہ ہو گئیں۔
تم کہتے تھے مسجدیں کبھی خالی نہیں ہونگی
ـــــ اسلام ہمیشہ حکمران رہے گا۔
یہ دعوے بھی باطل ہو کر رہ گئے۔"

اسی طرح ایک اور شاعر منظوم ڈرامہ میں ایک شخص کی زبان سے یہ الفاظ کہلواتا ہے:۔

"یہاں کسی ملا امیر یا نواب کے لئے
جگہ نہیں۔
ہمیں کوئی خدا نہیں چاہیئے۔ اور نہ اس کے
کسی فرستادہ کی ضرورت ہے۔

ایک مسلمان ادیب صدر الدین عینی اپنے بھائی کی وفات پر ایک نظم لکھتا ہے جس کے آخر میں وہ یہ شکوہ کرتا ہے۔

"اے آسمانوں کے حاکم تم ہی
ہاں صرف تم ہی
اس جرم کے مرتکب ہو۔"

ایک اور تحریر میں عینی لکھتا ہے۔

"معجزہ اللہ اور اس کے رسول کا نہیں بلکہ مزدوروں کے زور بازو کا نتیجہ ہے"۔

روس کا تازہ ترین شاہکار کمیونسٹ ریڈیو کا اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ ہے جس میں اسلام کو رجعت پسند اور ساتویں صدی کے عرب جاگیرداروں کا آلۂ کار قرار دیا گیا ہے۔ ریڈیو کے اس پروگرام کا عنوان "اسلام اور اس کا رجعت پسندانہ کردار" ہوتا ہے۔ اور یہ غیر ملکی سامعین کے لئے نہیں ہوتا پروگرام میں روس کی مذہب دشمن مہم کا کھلم کھلا اعلان کیا گیا۔ اور مذہب کے خلاف پروپیگنڈے کی بھی پوری آزادی دی گئی"۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۵ جون ۱۹۵۵ء)

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے یورپ کا materialism کی طرف جھکاؤ۔ عیسائیت کے غیر معقول عقائد تھے جس کی ظاہرا صورت پادریوں کی رہبانی زندگی تھی۔ جو عام معمولی زندگی کے کاروبار سے نفرت پر مبنی تھی۔ پوپ اور پادریوں نے اس کو غلو کی حدود سے بھی آگے بڑھا دیا تھا۔ جس کا ردّ عمل وہ ہوا جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

موجودہ اشتراکیت نے اسی materialism کے طوفان میں جنم لیا ہے۔ جبکہ مذہب سے بیزاری فیشن ہو چکا تھا۔ اگر ایسے وقت میں اسلام کی معتدل تعلیم سے یورپ کو شناسا کیا جاتا۔ تو اغلب تھا کہ یورپ اس لعنت سے بچ جاتا۔ اور اشتراکیت اپنی موجودہ لعنت کے ساتھ نشوونما نہ پا سکتی۔ جس نے مادہ پرستی اور دہریت کو اپنی کامیابی کے لئے لازمی قرار دے لیا ہے۔

بد اعتقاد لوگ تو ہمیشہ دنیا میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اشتراکیت کی صورت میں جو اس نے مذہب کے خلاف منظم اور مضبوط محاذ قائم کر لیا ہے۔ یہ دنیا کے لئے سخت خطرناک ہے۔ افسوس یہ ہے کہ آج جن اقوام کے پاس مادی طاقت ہے۔ وہ بھی اکثر الحاد و دہریت کا شکار ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اشتراکیت ان اقوام میں جلد از جلد نفوذ کر رہی ہے۔ مگر اب اس سے بڑا خطرہ یہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس طرح اشتراکیت نے وسط ایشیا کے اسلامی ممالک کو بد اعتقاد بنا دیا ہے۔ کہیں یہ مرض پھیل کر عالمگیر نہ ہو جائے۔ اور تمام مذہب جس میں اسلام بھی شامل ہے دنیا سے ناپید نہ ہو جائے۔

اس لئے اس وقت اسلام پسند عناصر کو ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اندرونی اختلافات کو چھوڑ کر اس بڑھتے ہوئے سیلاب کے مقابلہ کے لئے ایک مضبوط اور متحدہ محاذ قائم کریں۔

درخواستِ دعا

آج سے جامعۃ المبشرین درجہ رابعہ (شاہد کلاس) کا امتحان شروع ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ تمام طلباء کی کامیابی کے لئے دعا جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ میں اشتراکیت اور سرمایہ داری کے جھگڑے کے استیصال اور دنیا میں امن قائم کرنیکے گُر بتائے گئے ہیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی صفت ربّ العالمین کے ظل ہیں اس لئے آپ بھی ہر قسم کی تعریف کے مستحق ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورک (سوئٹزرلینڈ)

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جمعہ کی نماز

سے پہلے چار سنتیں ہوتی ہیں۔ جو امام کے آنے سے پہلے پڑھنی چاہئیں۔ اگر امام آجائے اور خطبہ شروع کردے تو پھر دو سنتیں ہوتی ہیں۔ اور باقی دو بعد میں پڑھنی چاہئیں ؛

میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ

مجھے رؤیا میں بتایا گیا

کہ سورۂ فاتحہ میں دنیا کے امن اور کمیونزم اور کیپٹلزم کے جھگڑے کے استیصال کے گُر بتائے گئے ہیں۔ اور میں نے سب سے پہلے سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم سے ایک نسخہ بیان کیا تھا اور بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے لئے جو الحمد کہا گیا ہے تو وجہ بھی بیان کی ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ جب تک کوئی شخص رب العالمین نہ ہو چاہے اپنی پارٹی کے ساتھ وہ کتنا ہی اچھا سلوک کیوں نہ کرتا ہو۔ وہ الحمد کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

الحمد کا مستحق

وہی ہوسکتا ہے۔ جو پارٹیوں سے بالا ہو۔ اور ہر قوم اور ملت سے اس کا سلوک انصاف اور رحم والا ہو۔ اس سلسلہ میں میں نے بتایا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اس صفت کے ظاہر کرنے میں سب سے بالا تھے۔ لیکن آپ پر بھی اعتراض ہوئے لیکن وہ اعتراض اس قسم کے نہیں تھے جو معقول ہوں۔ بلکہ غیر معقول اعتراض تھے جو اپنی ذات میں اس بات کی گواہی دے رہے تھے۔ کہ یہ چسپاں نہیں ہوتے۔ میں آج اس سلسلہ میں

ایک مثال

بیان کرتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان تھا۔ جب آپؐ نے ہرقل کو خط لکھا۔ تو ہرقل بادشاہ نے کہا کہ دیکھو جس شخص نے خط لکھا ہے۔ اس کی قوم کے کوئی لوگ اس ملک میں ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ابوسفیان ان دنوں اپنے قافلہ سمیت تجارت کے لئے آیا ہوا ہے۔ جب اسکو پتہ لگا۔ تو اس نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور ابوسفیان کو آگے کھڑا کیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے اور کہا کہ دیکھو میں بادشاہ ہوں۔ میرے سامنے جھوٹ بولنا بڑا سخت سزا کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ میں اس سے سوال کرونگا۔ اگر یہ کسی وقت جھوٹ بولے۔ تو فوراً مجھے بتا دینا کہ جھوٹ بولا ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اسنے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ بتاؤ کہ نبوت کے دعوےٰ سے پہلے اس شخص کے اخلاق کیسے تھے۔ تو میں نے کہا بڑے اچھے تھے۔ تو اسنے کہا میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ نبوت کے دعوےٰ کے بعد تو تمہاری دشمنی ہوگئی۔ پس دعوےٰ سے پہلے کی گواہی ہی سچی گواہی ہوسکتی ہے۔ بعد کی گواہی تو دشمنی کے ماتحت ہوگی۔ پھر اسنے پوچھا کہ جب اسنے دعوےٰ کیا تو اس دعوےٰ کرنے کے بعد تم نے اسکا رویّہ کیسا دیکھا؟ کیا اسنے کبھی تم سے جھوٹ بولا۔ تو وہ کہنے لگا کہ نہیں اسکے ساتھ ہمارے کئی معاہدے ہوئے ہیں کبھی اسنے وعدہ شکنی نہیں کی۔ لڑائیوں کے بعد جب بھی معاہدہ ہوا اس نے اسے پورا کیا۔ تو اب گویا یہ ایک

شدید ترین دشمن کی گواہی

ہے۔ جو حقیقت انعامات کا مستحق نہیں ہوتا۔ بلکہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو شکوہ زیادہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اور بہت ممکن تھا کہ وہ اعتراض کرتا۔ بلکہ وہ خود بھی کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جھوٹ بولکر اعتراض کردوں۔ مگر چونکہ بادشاہ نے میرے پیچھے ساتھی کھڑے کئے ہوئے تھے میں ڈرا کہ اگر میں نے جھوٹ بولا۔ تو انہوں نے بول پڑنا ہے کہ اسنے جھوٹ بولا ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک دفعہ

اموال غنیمت تقسیم کئے

تو ایک شخص بولا تلک قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم تھی۔ جس میں خدا تعالےٰ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اب یہ ایک اعتراض ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ تقسیم جس میں خدا تعالےٰ کی رضا کو مدنظر نہ رکھا جائے چند قسم کی ہوسکتی ہے مثلاً ایسی تقسیم کہ اپنے آپ انسان مال کھا جائے۔ یا ایسی تقسیم جس میں رشتہ داروں کو مال دیدے۔ یا ایسی تقسیم کہ جس نے اعتراض کیا ہے اس کا حق مارا جائے۔ تبھی وہ غلط ہوسکتی ہے۔ لیکن اسنے ایک مثال بھی پیش نہیں کی۔ اب یکواس کرنے کو تو ہر شخص بکواس کرسکتا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ جب اس نے کہا کہ ما ارید بھا وجہ اللہ تو کیا اس نے کوئی مثال پیش کی؟ کہ میرا حق مجھے نہیں دیا یا کیا اسنے یہ مثال پیش کی۔ کہ آپؐ نے اپنا حصہ اتنا نکال لیا۔ جو جائز نہیں تھا۔ یا اپنے رشتہ داروں کو اتنا مال دے دیا۔ جو جائز نہیں تھا۔ کوئی ایک مثال پیش نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اسکے فقرہ نے ہی بتا دیا کہ وہ

جھوٹا الزام

لگا رہا تھا۔ ورنہ ان تینوں مثالوں میں سے کوئی مثال تو بتاتا جس میں ناجائز سلوک ہوتا ہے۔ یا یہ بتاتا کہ آپ نے مال زیادہ لے لیا۔ یا یہ کہ اپنے رشتہ داروں کو مال دے دیا۔ جس کے وہ مستحق نہیں تھے۔ یا یہ کہ میں مستحق تھا مجھے نہیں دیا۔ تو نہ رشتہ داروں کی مثال پیش کرتا ہے۔ اور نہ اپنی مثال پیش کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہو کہ اس کا اعتراض معقول تھا۔ پس پتہ لگا کہ وہ درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رب العالمین والی ظلی صفت پر اعتراض نہیں کرتا۔ بلکہ محض اپنی حماقت کا اقرار کرتا ہے تو اس قسم کے اعتراضات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل رب العالمین

ہونے کو زیادہ ثابت کرتے ہیں۔ اگر واقعہ میں کوئی غلطی ہوئی تھی۔ تو وہ بتاتا کیونکہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کا نہ بتانا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی جانتا تھا کہ آپ رب العالمین ہیں۔ اور میں اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا حق نہیں دیا۔ کیونکہ جھوٹا بنوں گا۔ نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا ہے۔ نہ یہ کہ حضورؐ نے خود لے لیا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ بتاؤ کہاں لے لیا۔ گو اس کا اپنا فقرہ ہی بتاتا ہے۔ کہ وہ حضورؐ کو صفت رب العالمین کا ظل سمجھتا ہے۔ اس لئے اعتراض کا ہونا اس بات کی علامت ہیں کہ

آپ الحمد کے مستحق

نہیں۔ وہ اعتراض اتنا غیر معقول تھا کہ اپنی ذات میں ثابت کر رہا تھا کہ آپؐ رب العالمین کے ظل ہیں۔ اور اسی لئے آپ الحمد للہ کے بھی ظل ہیں۔ اور ہر قسم کی تعریفوں کے مستحق ہیں ؛

عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حضرت صاحب کی صحت

اور

حالاتِ سفر کے متعلق دوسری رپورٹ

(۳)

دس تاریخ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر پروفیسر Rossier کو دکھایا۔ جو مشہور ڈاکٹر ہیں۔ اور زیورک کے سب سے بڑے ہسپتال Kantonsspital کے انچارج ہیں۔ انہوں نے مختلف ٹیسٹ وغیرہ بتائے۔ اور پھر بیس تاریخ کو آنے کو کہا۔ گیارہ کو حضور ایکسرے کے لئے تشریف لے گئے۔ بارہ تاریخ کو حضور بعد عصر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ شہر کے ایک طرف جھیل زیورک کے کنارے ایک پارک ہے جس کو Belvoir park کہتے ہیں۔ یہاں ایک ریسٹورنٹ بھی ہے۔ یہ جگہ حضور کو بہت پسند آئی۔ یہاں حضور نے چائے پی۔ ریسٹورنٹ کے منیجر نے حضور سے اجازت لے کر حضور کی تصویر کھینچی۔ اور اپنی کتاب پر حضور کے دستخط بھی لئے۔

۱۳ مئی کو خطبہ جمعہ حضور نے پڑھایا۔ اور احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ بعد نماز جمعہ حضور موٹر میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہوائی اڈے کی طرف کھیتوں میں گئے۔ جہاں حضور موٹر سے اتر کر ٹہلتے رہے۔ پھر واپس مکان پر آ گئے۔

۱۴ تاریخ کو حضور دانتوں کے ماہر ڈاکٹر Dr. Froehxer کے پاس دانت دکھانے گئے۔ جس نے دانت صاف کئے۔ اور مصنوعی دانت کے impressions لئے۔

پندرہ تاریخ کو لنڈن سے ہمارے نومسلم بھائی مسٹر لاسن حضور کو ملنے آئے۔ یہ انگریز ہیں۔ اور مشرقی افریقہ میں ایک بڑی فرم میں کام کرتے ہیں۔ بہت مخلص احمدی ہیں۔ حضور نے چائے ان کے ساتھ پی۔ اور دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ سولہ تاریخ کو حضور نے دوپہر کا کھانا مسٹر لاسن کے ساتھ کھایا۔ بعد دوپہر سوا دو بجے گلے کے ماہر ڈاکٹر Dr. Ruedi کو دکھانے تشریف لے گئے۔ پھر سوا پانچ بجے آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر Dr. Verrey کو دکھانے تشریف لے گئے۔ رات کا کھانا بھی حضور نے مسٹر لاسن کے ساتھ کھایا۔

سترہ تاریخ حضور پھر دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا حضور نے مسٹر لاسن کے ساتھ کھایا۔ اور ان کے ساتھ انگلستان اور افریقہ میں تبلیغ کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ بعد دوپہر مسٹر لاسن ہوائی جہاز سے واپس افریقہ تشریف لے گئے۔ اٹھارہ تاریخ صبح حضور کچھ وقت کے لئے بازار تشریف لے گئے۔ جہاں کچھ چیزیں خریدیں۔ بعد دوپہر حضور کے سر کا ضروری ٹیسٹ ہونا تھا۔ جس کو Electro Encephalography کہتے ہیں۔ اس وجہ سے حضور کی طبیعت پر بوجھ تھا۔ پانچ بجے اس ٹیسٹ کے لئے گئے۔ ایک گھنٹہ تک یہ ٹیسٹ ہوا۔ جو ڈاکٹر Dr Hess نے لیا۔ اس کے بعد حضور واپس گھر تشریف لے آئے۔

انیس ۱۹ تاریخ صبح حضور یہاں ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ بعد دوپہر حضور جھیل کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بڑی موٹر بوٹ میں بیٹھ کر جھیل کی ایک گھنٹہ تک سیر فرماتے رہے۔ کشتی کنارہ سے ۱۰۰ گز ہٹ کر چلتی رہی۔ اور چکر کاٹ کر واپس اڈے پر آئی۔ جھیل کا منظر بہت اچھا تھا۔ اور حضور اس سے لطف اٹھاتے رہے۔ کشتی سے باہر آ کر موٹر کے انتظار میں ہم لوگ ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ موٹر کے آنے میں دس منٹ کے قریب وقت لگا ہوگا۔ کہ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں مرد عورتوں بچوں کا ہجوم ہمارے گرد ہو گیا۔ ان کو ہم عجوبہ نظر آ رہے تھے۔ موٹر کے آنے پر اس میں سوار ہو کر گھر آ گئے۔ بیس تاریخ صبح حضور دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ اور پندرہ منٹ تک حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو ایک علمی موضوع پر تھا۔ (جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے) پانچ بجے حضور ڈاکٹر Rossier کو دکھانے تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر نے تمام ٹیسٹوں وغیرہ کو دیکھ کر یہ کہا۔ کہ اب بیماری کا بیشتر حصہ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) جا چکا ہے۔ اور بیماری دماغ کے پچھلے حصہ میں بائیں طرف تھی۔ اور شریانوں کے سکڑنے کی وجہ سے (Vaso - Spasm) یہ حملہ ہوا تھا۔ نیز علاج تجویز کیا۔ اور کہا۔ کہ دواؤں سے بھی زیادہ ضروری آپ کے لئے آرام کرنا ہے۔ اب آپ اس کثرت سے کام ہرگز نہ کریں۔ جیسے بیماری سے پہلے کرتے تھے۔ بلکہ اب تین مہینے کے مکمل آرام کے بعد پھر ہلکا ہلکا کام جس سے دماغ پر بوجھ اور پریشانی نہ ہو۔ شروع کر دیں (امید ہے احباب جماعت بھی اس کے پیش نظر حضور کو مکمل آرام کا موقع دیں گے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے تکلیف نہ دیا کریں گے) ڈاکٹر کے تسلی دلا دینے پر آج حضور کی طبیعت بہت خوش تھی۔ اور حضور نے گھر آ کر اس شکرانہ کے طور پر سجدۂ شکر ادا فرمایا۔

اکیس تاریخ حضور بعد دوپہر ایک پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ جو شہر کے ساتھ ملحق ہے۔ اور وہاں سے شہر کا نظارہ بہت اچھا نظر آتا ہے۔ حضور کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

بائیس تاریخ صبح حضور پھر ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو دکھانے تشریف لے گئے۔ یہ ڈاکٹر Dr Giesal حضور کی بہت عزت کرتا ہے۔ بعد دوپہر حضور شہر سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں ایک ہندوستانی عورت مسز ہیفلی رہتی ہیں۔ انہوں نے ایک Swiss سے شادی کی ہوئی ہے۔ اور تقریباً تیس برس سے یہاں آباد ہیں۔ ہماری مستورات کی اچھی واقفیت ہو گئی ہیں۔ انہوں نے بلایا تھا۔ مسٹر ہیفلی کا مکان ایک خوبصورت جگہ پہاڑی پر واقع ہے۔ وہاں پہنچ کر مسز ہیفلی تو مستورات کو لے کر ایک طرف چلی گئیں۔ اور مسٹر ہیفلی حضور کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ ایک گھنٹہ بعد ہم لوگ واپس گھر آ گئے۔ یہ جگہ جہاں حضور تشریف لے گئے۔ Basserdorf کہلاتی ہے۔

تیئیس تاریخ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ اور حضور گھر پر ہی رہے۔ چوبیس تاریخ آج عید تھی۔ صبح حضور کی طبیعت ایک خواب کی وجہ سے کچھ فکر مند اور خراب ہو گئی۔ اس لئے نماز عید حضور نہ پڑھا سکے۔ جو مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے پڑھائی۔ عید میں سات مقامی نومسلم شامل ہوئے۔ جن میں سے ایک یوگوسلاویہ کے مہاجر تھے۔ ایک ہنگری کے مہاجر تھے۔ اور ایک مصر کے باشندے تھے۔ بعد نماز عید حضور نے مقامی احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ اس تقریب پر یہاں کا ایک Press Photographer بھی آیا ہوا تھا جس نے مختلف تصویریں کھینچیں۔ جن میں سے ایک تصویر یہاں کے ایک اخبار میں بھی شائع ہوئی ہے۔ حضور کے اوپر تشریف لے جانے کے بعد حاضرین کی پھل وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

اس سے قبل اکیس ۲۱ تاریخ سے سیدہ ام ناصر سیدہ ام وسیم۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب۔ کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ اور اشرف صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری بھی لنڈن سے یہاں پہنچ گئے تھے۔ اسی طرح چودھری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی بھی کئی روز سے ہیمبرگ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (لطیف صاحب عید کے لئے چار روز کے لئے بیچ میں ہیمبرگ چلے گئے تھے۔ پھر آ گئے)

پچیس تاریخ بعد دوپہر حضور مع دیگر ساتھیوں کے جھیل کی سیر کے لئے بڑی کشتی پر تشریف لے گئے۔ اور اس سیر سے لطف اٹھاتے رہے۔ جھیل کے کنارے ایک ٹی روم سے چائے منگوا کر کشتی میں پی۔

چھبیس تاریخ بھی بعد دوپہر حضور کشتی کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ایک کنارے ٹی روم میں اتر کر سب نے چائے پی۔ پھر واپس گھر آ گئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

ستائیس تاریخ حضور دانتوں کے ڈاکٹر کے ہاں تشریف لے گئے۔ جس نے حضور کے مصنوعی دانت لگائے۔ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

اٹھائیس تاریخ صبح ساڑھے دس بجے حضور ڈاکٹر Krayenbuhl کو دکھانے گئے۔ یہ یہاں کے بہترین Neurologist یعنی اعصابی بیماریوں کے ماہر ہیں۔ اور امریکہ وغیرہ بھی لیکچر دینے جاتے ہیں۔ ان کا پتہ امریکہ سے مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے ڈاکٹر کریم بخش منہاس کے کہنے پر بھجوایا تھا۔ ڈاکٹر کرائن بوہل نے حضور کا معائنہ کیا اور کہا۔ کہ اب بیماری کے اکثر اثرات (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) جا چکے ہیں۔ بہت تھوڑا حصہ باقی ہے۔ اور وہ بھی امید ہے (انشاء اللہ العزیز) تین ماہ کے مکمل آرام سے چلا جائے گا۔ ان کو دکھانے کے بعد حضور موٹر میں بیٹھ کر شہر کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ کیونکہ ۱۲ بجے پھر ڈاکٹر Rossier کو دکھانے جانا تھا۔ پورے بارہ بجے ہم ہسپتال پہنچ گئے۔ اور ڈاکٹر Rossier نے حضور کو دیکھا۔ اور مزید کچھ ہدایات دیں۔ آج چار بج کر پانچ منٹ پر مکرم چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے ہیگ سے آنا تھا لہٰذا حضور نے خاکسار کو ہوائی اڈے پر بھجوایا مکرم باجوہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ چار بج کر پانچ منٹ پر مکرم چودھری صاحب کا جہاز آیا۔ مکرم چودھری صاحب ہوائی اڈے سے پہلے ہز ایکسی لنسی ملک غلام محمد صاحب گورنر جنرل پاکستان کی طبیعت پوچھنے گئے۔ جناب ملک صاحب آج کل زیورک میں بغرض علاج

(باقی صفحہ ۷ پر)

"بیس ۲۰ جون کا اہم سورج گرہن"

از مکرم محمد احمد صاحب حامی۔ ایم ایس سی واقف زندگی

بیس جون ۱۹۵۵ء کو مکمل سورج گرہن واقع ہو رہا ہے۔ چونکہ ایک عرصۂ دراز تک اس قسم کا گرہن لگنے کی توقع نہیں ہے۔ اور سائنس کی جدید تحقیقات میں بہت سے امور ایسے ہیں جن کو صرف گرہن کے وقت ہی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے سائنسدان اسکو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ اور اس مختصر وقت سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے دوربینیں، کیمرے اور دوسرے سامان سے لیس ہو کر لنکا پہنچ رہے ہیں۔ جہاں سے گرہن اور اسکے اثرات نسبتاً آسانی سے مشاہدہ کئے جا سکیں گے۔

منجملہ اور تجربات کے اس موقع پر آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت سے مستنبط ہونے والے اس کلیہ کا مطالبہ کیا جائے گا کہ بڑے بڑے اجرام کے تجاذبی میدان کا اثر صرف مادی ذروں بلکہ نور (روشنی) کی شعاعوں پر بھی ہوتا ہے۔ آئن سٹائن نے ۱۹۱۷ء میں اپنے نظریۂ عمومی اضافیت کے شائع کرنے کے بعد روشنی کی شعاعوں پر بھی اس کا اطلاق کیا تھا۔ اس نظریہ کو آسانی سے سمجھنے کے لئے فرض کیجئے کہ ایک مادی جسم ا خالی فضا میں سیدھے خط میں حرکت کر رہا ہے۔ اب اگر وہ ایک بڑے بھاری مادی جسم ب کے قریب آ نکلے۔ تو لازم ہے کہ اپنے سیدھے راستے سے کسی قدر مڑ جائے۔ لیکن اگر ا مادی جسم نہیں ہے۔ بلکہ روشنی کی ایک شعاع ہے۔ تو عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چاہے وہ بھاری مادی جسم ب کے قریب آئے یا نہ آئے شعاع ہمیشہ اپنے سیدھے راستے میں جائیگی۔ اس راستہ سے کبھی نہیں مڑ سکتی۔ اسی بناء پر قدیم نظریے میں ایک عام قانون بنا لیا گیا کہ روشنی ہمیشہ سیدھی آگے بڑھتی ہے۔ اور اس قانون کی تصدیق اس واقعہ سے کی گئی کہ ہم دیوار کے پیچھے کی چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے

آئن سٹائن نے اس کی مخالفت کی اس نے کہا کہ بے شک روشنی کی شعاع سیدھے خط میں جاتی ہے۔ لیکن صرف اسی وقت جبکہ فضا میں کوئی مادہ نہ ہو۔ لیکن اگر یہی شعاع کسی مادی جسم کے قریب سے گذرے۔ تو اپنے سیدھے راستے سے مڑ جائے گی۔ اگرچہ یہ اثر بہت ہی قلیل ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسے نتیجہ کو جو صدیوں سے مانے ہوئے عقیدے کے خلاف ہو۔ بغیر عملی ثبوت کے ماننے کے لئے سائنسدان تیار نہیں تھے۔ لیکن اس قسم کا تجربہ اور مشاہدہ انتہائی دقت طلب ہے شعاع کے مڑ جانے کا اثر چونکہ بہت خفیف ہوتا ہے۔ اسلئے معمولی جسموں کے قریب سے گذرتی ہوئی شعاع پر اس اثر کو ناپنا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ شعاع ایک بہت زیادہ طاقتور تجاذبی میدان میں سے گذرے جو ایک بڑے بھاری جسم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسا جسم سورج ہے جو زمین کی نسبت کئی لاکھ گنا زیادہ بھاری ہے۔ پس تجربہ اس شعاع پر کرنا چاہیئے۔ جو سورج کے قریب سے گذرے دن کے وقت ایسا تجربہ ناممکن ہے۔ کیونکہ سورج کی چمک میں زیر تجربہ شعاع دکھائی نہیں دے گی رات کے وقت سورج مشاہد کے حصۂ آسمان پر ہوتا ہی نہیں کہ شعاع اس کے قریب سے گذر سکے۔ اسلئے بہترین وقت وہ ہے۔ جبکہ سورج کو گرہن لگے پورا گرہن بھی ایسے وقت ہونا چاہیئے جب کہ سورج کے قریب چند بڑے ستارے ہوں۔ جن کی شعاؤں کا مطالعہ کیا جا سکے۔

خوش قسمتی سے ایسا موقع بھی جلد ہی میسر آ گیا ۲۹ مئی ۱۹۱۹ء کو پورا سورج گرہن ہوا ہیئت دانوں کے علم کے مطابق اس تاریخ کو چند بڑے ستارے سورج کی سیدھ میں ہوتے ہیں۔ چونکہ جنگ عظیم ختم ہو چکی تھی احکومت انگلستان سے درخواست کی گئی کہ دو قافلے روانہ کئے جائیں۔ جو اس اہم نظریہ کو پرکھنے کے لئے سورج گرہن کا مشاہدہ کریں۔ ایک قافلہ جس میں مشہور سائنسدان پروفیسر ایڈنگٹن شریک تھے۔ افریقہ کے ساحل پر پرنسپ کے مقام پر گیا اور دوسرا قافلہ برازیل میں واقع مقام سبرال گیا ان مقامات سے پورا سورج گرہن دکھائی دینے والا تھا تمام سائنسدان اس تجربہ کے نتیجہ کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ کیونکہ اسی پر آئن سٹائن کے نظریہ کی صداقت کا دارومدار تھا سائنس کی تاریخ میں یہ تجربہ اہم ترین تجربوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۲۹ مئی ۱۹۱۹ء کو سورج گرہن کے وقت دونوں مقامات پر عکسی تختیوں (فوٹوگرافک پلیٹس) پر کئی فوٹو لئے گئے۔ اور پھر انگلستان واپس آ کر ان کو دھویا گیا تا ان کی مدد سے حساب لگایا جا سکے۔ اس کام میں کئی مہینے لگ گئے۔ کیونکہ تجربہ بہت نازک تھا اور حل شدہ مقداریں بہت خفیف۔ یہ بات تو نسبتاً جلد معلوم ہو گئی کہ سورج کے قریب سے گزرنے پر روشنی کی شعاع مڑ جاتی ہے۔ ایک ستارہ گرہن کے وقت سورج کے پیچھے مقام "س" پر تھا۔ اور چونکہ سورج اس ستارے اور مشاہد (یعنی دوربینی کیمرے کی پلیٹ) میں حائل ہے۔ اسلئے اگر شعاع سیدھے راستے پر جاتی تو ستارہ "س" مشاہد م کو کبھی دکھائی نہ دیتا یعنی فوٹو کی تختی پر اس کا عکس نہ پڑتا۔ لیکن جو فوٹو اس گرہن کے وقت ان دونوں مقامات پر لئے گئے۔ ان میں یہ ستارہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ ستارہ "س" سے شعاع نکل کر ٹیڑھے راستے سے ہوتی ہوئی م تک پہنچتی ہے یعنی سورج کے قریب سے گذرتے وقت مڑ جاتی ہے ایڈنگٹن اور اس کے ساتھیوں کو دیر اسباب کے معلوم کرنے میں لگی کہ شعاع کس قدر زاویہ میں سے مڑ جاتی ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ یہ زاویہ قریباً پونے دو سو ثانیہ (سیکنڈ) ہے یعنی وہی مقدار جس کی پیشگوئی آئن سٹائن نے اپنے نظریہ کی بناء پر حساب لگا کر کی تھی یہ تصدیق گویا نظریۂ اضافیت اور خود آئن سٹائن کے لئے شہرت کا باعث تھی۔ ہر طرف سے اس نظریہ اور اسکے موسس کے متعلق مضامین کی بھرمار ہونے لگی۔ نام نہاد اور بزعم خود عام فہم مضمونوں اور اخباری بیانوں میں سنسنی خیز عنوانات دئے جانے لگے۔ ایک من چلے اخبار نویس نے یہاں تک لکھ مارا:-

"آئن سٹائن دیوار کے پیچھے دیکھ سکتا ہے"!!

ایسے مضامین نے اصل نظریہ کو واضح کرنے کی بجائے اور مہمل بنا دیا۔ اس میں شک نہیں کہ مادی چیز کے قریب سے گذرتے وقت روشنی کی شعاع اپنے سیدھے راستے سے مڑ جاتی ہے۔ لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ سورج جیسے بھاری جسم کے قریب سے گذرنے پر بھی یہ موڑ اس قدر خفیف ہوتا ہے کہ فوٹو کی تختی پر بھی بمشکل سے محسوس ہوتا ہے۔ پس معمولی دیواروں یا جسموں کے پاس سے گذرتے وقت شعاع کے موڑ کا محسوس ہونا ممکن ہی نہیں چہ جائیکہ دیواروں کے پیچھے کی چیزوں کو دیکھا جا سکے۔

۲۰ جون کو ہونیوالے سورج گرہن کے وقت بھی کچھ تجربات تو ایسے کئے جائیں گے جو گذشتہ مواقع پر ممکن نہیں ہو سکے۔ کچھ پہلے تجربات کو ہی دہرایا جائے گا تاکہ حسابی نتائج کی تصدیق و تائید ہو سکے اور کچھ نئے تجربے ترتیب دیئے جائیں گے جن سے اس نظریہ کے دوسرے پہلوؤں پر روشنی پڑ سکے۔ غرضیکہ اس تاریخ کو سورج کا چند منٹ کے لئے اوٹ میں ہو جانا سائنس کے صفحات پر بیش قیمت معلومات کا اضافہ کریگا جن کے لئے سائنسدان چشم براہ ہیں اور دوربینی کیمرہ کی آنکھ بیتابی سے منتظر ہے۔ (ماخوذ از اضافیت مصنفہ)

ضروری اعلان برائے مہاجرین قادیان

قادیان کی زمینوں کے کوائف بھجوانے کے سلسلہ میں نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ نیز اس کے متعلق حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے تین عدد اعلانات بھی شائع ہو چکے ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد کوائف حسب اعلان نظارت امور عامہ الفضل مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۵ء صفحہ ۶ جلد سے جلد دفتر ہذا میں بھجوائیں۔

اس کے علاوہ مزید عرض ہے کہ دو رت سفید زمین کارخانہ جات۔ دوکانات جو حلقہ درویشاں قادیان کے اندر نہیں ہیں۔ ان کے کلیمز سرکاری طور پر داخل کریں تو اس کی اطلاع نظارت امور عامہ کو بھی بھجوا دیں۔ رہائشی مکانات کا کلیم قادیان کے کسی حصہ کا بھی حضرت صاحب کے موجودہ فیصلہ کے مطابق داخل نہیں کرایا جائیگا خواہ وہ حلقہ درویشاں کے اندر ہو یا باہر۔

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ نظارت کے اس اعلان کی پابندی حضرت میاں بشیر احمد سلمہ اللہ تعالے کے اعلان الفضل ۱۴ جون ۱۹۵۵ء صفحہ ۳ کی روشنی میں کرائیں۔

(قائمقام ناظر امور عامہ)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) مؤرخہ ۱۹ر جون بروز اتوار صبح آٹھ بجے منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ڈگری لینے والے جملہ طلباء کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک روز قبل ربوہ پہنچ جائیں۔ قبل ازیں یہ تاریخ ۵ر جون مقرر تھی۔ لیکن بوجہ امتحانات یونیورسٹی اب مورخہ ۱۹ر جون تبدیل کر دی گئی ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

"میٹرک پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں!"

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں۔

مرکز سلسلہ میں ایسے نوجوانوں کی تعلیم کے لئے دو کالج مقرر ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں چار سال کی تعلیم کے بعد مولوی فاضل اور جامعۃ المبشرین میں مزید دو سال کے بعد شاہد کی ڈگری دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ممالک بیرون میں اور بعض کو حسب ضرورت پاکستان میں خدمت اسلام کے فریضہ پر متعین کر دیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلے کا معیار میٹرک پاس ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے میٹرک پاس نوجوان آگے بڑھیں جن کو خدمت دین کا شوق ہو۔ تعلیم کے دوران میں ایسے نوجوانوں کے گزارہ اور اخراجات تعلیم کا ذمہ وار سلسلہ ہے اور تعلیم سے فراغت کے بعد حسب استعداد گزارہ دیا جاتا ہے۔ بیرونی ممالک میں رہائش کے تمام اخراجات سلسلہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ اندرون پاکستان میں تعیناتی پر معقول گزارہ دیا جاتا ہے

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دفتر خزانہ ایام تعطیلات میں

باہر سے آنے والے احباب کی سہولت کے لئے دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ایام تعطیلات میں بھی دفتر ہذا ایک گھنٹہ کے لئے کھلا رہے تا کہ جو احباب باہر سے تشریف لائیں وہ رخصت کے دن بھی اپنی رقوم چندہ و امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا سکیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایام تعطیلات میں دفتر ہذا بعد نماز جمعہ اور دوسری تعطیلات میں بعد نماز ظہر ایک گھنٹہ کے لئے کھلا کرے گا۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

میٹرک پاس کرنیوالے طلباء کے متعلق ایک ضروری اعلان

میٹرک کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ جن طلباء نے اپنی زندگیاں اشاعت اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہیں اور وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں وہ اپنے نمبروں اور مضامین سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا کہ ان کو انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تقریری مقابلہ

۱۵ر جون بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں قیادت ربوہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر ایک تقریری مقابلہ ہو رہا ہے جس میں ممتاز مقررین حصہ لے رہے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر جلسہ کو رونق بخشیں۔

ناظم تعلیم قیادت ربوہ

پتہ مطلوب ہے

ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب ساکن کالا متصل جہلم کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا خود ان کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو دفتر ہذا کو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

قائمقام ناظر امور عامہ

تعلیم الاسلام کالج کانووکیشن کے متعلق ضروری اطلاع

تمام طلباء جو اس سال ڈگری لے رہے ہیں وہ اپنا گاؤن اور ہڈ (Hood) ساتھ لائیں اس کے بغیر شمولیت نہ ہو سکے گی۔ نیز جو طلباء کسی وجہ سے سند لینے نہ آ سکتے ہوں۔ وہ فوری طور پر ہمیں اطلاع بھجوا دیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جو طالب علم امسال میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور تبلیغ دین کا شوق رکھتے ہیں۔ انہیں دینی علوم حاصل کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہونا چاہیئے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے ایسے طلباء کو بہت جلد داخلہ کے لئے پہنچ جانا چاہیئے۔ جامعہ احمدیہ میں کوئی فیس نہیں لی جاتی اور دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے طلباء کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور نصاب کی کتب بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ میٹرک پاس طلباء کو یہاں چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرایا جاتا ہے اور الیف۔ اے تک انگریزی کی تعلیم دی جاتی ہے

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

زمیندار جماعتوں کے عہدیداران مال کی آگاہی کے لئے ضروری اعلان

زمیندار جماعتوں کے عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس وقت تک جس قدر غلہ چندہ کے حساب میں جمع ہو چکا ہے اس کو رائج الوقت بھاؤ پر فی الفور فروخت کر دیا جاوے اور جس قدر رقم وصول ہو اس کو معہ تفصیل افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ آئندہ بھی جس قدر غلہ چندہ کے حساب میں وصول ہو اس کو ساتھ کے ساتھ فروخت کر دیا جائے اور اس کی رقم مرکز میں بھجوائی جاتی رہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

ایک دلچسپ معلوماتی تقریر

ربوہ ۱۴ر جون کل بعد نماز مغرب بزم حسن بیان دار الرحمت غربی کے زیر اہتمام محلہ کی مسجد میں ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم قریشی محمد احمد صاحب عاقل ایم۔ ایس سی واقف زندگی نے سورج گرہن اور اس کے اثرات پر عام فہم انداز میں دلچسپ معلوماتی تقریر فرمائی ۔۔۔ اس قسم کے اجلاس ہر سوموار کو بعد نماز مغرب ہوا کریں گے۔

(نامہ نگار)

درخواستہائے دعاء

(۱) عاجز کے بعض عزیز رشتہ دار اچانک ایک تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور تکالیف سے نجات دے آمین

عبد الکریم خاں کاٹھ گڑھی سیالکوٹ

(۲) میرے کچھ رشتہ دار عرصہ سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ نیز میرے ایک بھائی کوئٹہ ٹی۔ بی سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام [illegible] صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد شمس طالب جامعۃ المبشرین

(۳) میرے بڑے بھائی شیخ سعید احمد رشید صاحب میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اور میرے چھوٹے بھائی شیخ منیر احمد رشید سائیکل پر سے گر جانے کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ شیخ جمیل احمد رشید ملتان چھاؤنی

(۴) خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ چند دنوں سے تکلیف زیادہ ہے۔ دوست شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ علی محمد اجنالوی ربوہ

(۵) میرے نسبتی بھائی عزیز راجہ احمد علی صاحب اوورسیر کلاس کا آخری امتحان دے رہے ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان عزیز کی شاندار کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اور قوم و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ بشیر الدین احمد جنجوعہ تخت ہزارہ

(۶) میں نے امسال الیف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کیلئے درخواست ہے۔ راجہ محمد انور جنجوعہ نزد مسجد نور احمدیہ بھیرہ

ولادت

مؤرخہ ۱۰ر مئی بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی حبیب اللہ صاحب کو پیارا فرزند عطا فرمایا۔ دوست درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ محمد ظفر اللہ لالوکھیت کراچی

گورنر جنرل نے مسٹر سہروردی کو مستعفی نہ ہونے کا مشورہ دیا ہے

لنڈن ۱۴ ر جون معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی کابینہ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے مسٹر سہروردی سے کہا ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔ اور اس مرحلہ پر مستعفی نہ ہوں۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مسٹر سہروردی واقعی مرکزی کابینہ سے الگ ہو جائیں گے۔ مسٹر سہروردی کو پاکستان میں ان کے رفقائے کار نے بہت سی تاریں بھیجی ہیں۔ جن میں ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ فوراً واپس آ جائیں۔ اور اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے کے بعد اپنا لائحہ عمل طے کریں۔

پنجابی صوبہ کی تحریک نے شدت اختیار کر لی

نئی دہلی ۱۴ ر جون۔ ملک کے مختلف حلقوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ "پنجابی صوبے" کے مطالبے نے نہایت شدت اختیار کر لی ہے۔ اور اس کے رضا کاروں نے جتھوں کی صورت میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرنا شروع کر دیا ہے۔ بعض اطلاعات سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکالی قانون کی خلاف ورزی اور تشدد پر اتر آئے ہیں۔ سردار بلونت سنگھ کی زیر صدارت یو پی سکھ پرتی ندھی بورڈ کا ایک اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ جس میں حکومت پنجاب کے ان احکام کی مذمت کی گئی۔ جن کے تحت پنجابی صوبے کے حق میں نعروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ایک قرارداد میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لیکر مداخلت کرے۔ ورنہ تمام صوبہ انتشار۔ بدنظمی بربادی اور تباہی کا شکار ہو جائیگا۔ امرتسر میں دربار صاحب کے باہر دو سو اکالیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور یہاں گرفتار ہونے والوں کی تعداد دو ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے، حکومت نے ۲۷ افراد کو اس الزام کے تحت حراست میں لیا ہے۔ کہ انہوں نے عوام کو تحریک میں شرکت پر اکسانے کی کوشش کی تھی۔ لدھیانہ۔ گورداسپور۔ جالندھر اور ہوشیار پور سے بھی۔ جلسوں۔ جلوس اور مظاہروں کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ امرتسر میں مشہور اکالی لیڈر پرتم سنگھ ایم۔ ایل۔ اے کی زیر قیادت ۲۲ رضا کار گرفتار کر لئے گئے۔ اس کے برعکس کانگرس کے حامی ۲۵ قوم پرست سکھوں نے (جن میں مشرقی پنجاب کے وزیر ترقیات سردار پرتاب سنگھ کیروں بھی شامل تھے) ایک جلسے میں اکالی تحریک کے خلاف خالصہ دل کی تحریک کی حمایت کی۔ سردار کیروں نے حاضرین جلسہ کو بتایا کہ صوبائی حکومت پنجابی صوبے کے نعروں کے سوال پر اکالیوں سے مفاہمت کرنے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات سفر

(بقیہ صفحہ ۴)

تشریف لائے ہوئے ہیں، گھنٹہ بعد مکرم چودھری صاحب ہمارے فلیٹ میں آئے۔ اور حضور سے ملاقات کی۔ پھر پون گھنٹہ بعد آنریبل ملک صاحب کو ملنے گئے۔ کیونکہ پہلی بار ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ بوجہ اس کے کہ جناب ملک صاحب سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس دفعہ مکرم چودھری صاحب کے ہمراہ خاکسار اور مرزا مبارک احمد صاحب بھی تھے۔ ہم نے بھی آنریبل ملک صاحب سے ملاقات کی۔ اور خاکسار نے حضور کی طرف سے ان کی طبیعت پوچھی اور سلام پہنچایا۔ جس پر انہوں نے حضور کا شکریہ ادا کیا۔ شام کا کھانا مکرم چودھری صاحب نے حضور کے ساتھ کھایا۔ (باقی)

دنیا کی سب سے بڑی عمارت

نیو یارک ۱۴ ر جون۔ امریکہ کی ایک عمارتی کمپنی اور پنسلوانیا کی ریل کمپنی مل کر دنیا کی سب سے بڑی عمارت تعمیر کر رہی ہیں۔ اس عمارت پر اسی کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے۔ اس عمارت کا نام "ترقی کا محل" رکھا جائے گا۔ اور یہ پنسلوانیا کے ریلوے سٹیشن پر تعمیر کی جائے گی۔ اس کا فرش ستر لاکھ مربع فٹ ہوگا۔ اور اس کے نیچے ایک "زمین دوز" ریلوے سٹیشن بنایا جائے گا۔

سندھ میں سڑکوں کی تعمیر پر

گیارہ کروڑ روپیہ صرف کیا جائیگا

کراچی ۱۴ ر جون۔ حکومت سندھ نے صوبہ میں ۲۵۳ سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے ایک منصوبہ مرتب کیا ہے۔ ان سڑکوں پر گیارہ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ پہلی سکیم میں تقریباً ۹ کروڑ روپیہ خرچ کرنے سے ۱۶۲ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبے کے ہر گاؤں کو جس کی آبادی ایک ہزار سے زیادہ ہو۔ پکی سڑکوں کے ذریعہ بڑی سڑکوں سے ملایا جائیگا۔

۵ چاندی ٹیکسالی -/۱۵۰ سرکجری چاندی -/۱۶۰ تا -/۱۶۸ سو تولہ۔

مرکزی بورڈ کی طرف سے پنجاب کے بیس لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان

لاہور ۱۵ ر جون۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے دستور ساز اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں پنجاب کے لئے مسلم لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ پنجاب مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے جن بیس امیدواروں کی فہرست پیش کی تھی۔ اس میں صرف دو تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ملک فیروز خاں نون کے گروپ کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا۔ مرکزی بورڈ نے جن بیس امیدواروں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) مرکزی وزیر خزانہ چودھری محمد علی (۲) مرکزی وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا (۳) مرکزی وزیر تعلیم کرنل عابد حسین (۴) وزیر بحالیات سردار امیر اعظم خاں۔ (۵) وزیر امور کشمیر سردار ممتاز علی خاں۔ (۶) گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی۔ (۷) سابق گورنر سندھ شیخ دین محمد (۸) پیر لال بادشاہ گکھڑ (۹) بیگم شاہنواز (۱۰) چودھری عبد الغنی گھمن (سیالکوٹ) (۱۱) مسٹر جمیل حسین رضوی۔ (۱۲) چودھری محمد حسین چٹھہ۔ (۱۳) وزیر زراعت پنجاب صوفی عبد الحمید خان۔ (۱۴) نواب زادہ امیر محمد خاں آف کالاباغ (۱۵) وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی (۱۶) چودھری عزیز الدین (لائل پور) (۱۷) وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عبد الحمید خاں دستی (۱۸) گورنر سندھ خان افتخار حسین خاں ممدوٹ (۱۹) پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ اور (۲۰) نواب زادہ رشید علی خاں۔

فہرست میں ملک فیروز خاں نون گروپ کا کوئی ممبر نہیں۔

مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کے بعد وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ بورڈ نے ان امیدواروں کو ٹکٹ نہیں دیئے۔ جنہوں نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر مسلم لیگ کو مضبوط بنانا ہے تو کہیں نہ کہیں سے ابتداء ضروری ہے۔ اور ہم ابتدا پارٹی ڈسپلن کی پابندی سے کرنا چاہتے ہیں۔ پارٹی ڈسپلن کے بغیر پارٹی میں اتحاد اور طاقت ناممکن ہے۔

جسٹس امیر الدین نے حلف وفاداری اٹھا لیا

ڈھاکہ ۱۴ ر جون۔ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر امیر الدین نے آج صبح مشرقی پاکستان کے قائم مقام گورنر کے عہدہ کا حلف اٹھا لیا ہے۔ یہ رسم گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں جسٹس امین الدین کے سامنے ادا کی گئی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر ابو حسین سرکار صوبائی کابینہ کے بعض دوسرے ارکان اور سرکاری حکام ہائی کورٹ کے جج اور مسٹر فضل الحق بھی موجود تھے۔

سابق گورنر مسٹر شہاب الدین آج اپنے عہدہ کا چارج دینے کے بعد ڈھاکہ سے لاہور روانہ ہو گئے ہیں۔ انہیں سرکاری اعزاز سے رخصت کیا گیا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش سیاہ ثابت -/۱۲ تا -/۱۴ روپے۔ ماش سبز -/۱۴ تا -/۱۵ مونگ ثابت -/۱۱ مسور ثابت ۸/۱۱ تا -/۱۶ روپے دال مسور -/۱۳ چنے ۹/۱۲ روپے۔ کابلی چنے -/۱۰ تا ۸/۱۲ گندم ۸/۱۱ تا -/۱۴ گڑ -/۱۲ تا -/۱۴ شکر -/۱۶ تا -/۲۰ چینی دیسی -/۲۳ تا -/۲۶ باجرہ ۸/۹ تا ۹/۱۲ تیل توریہ ۸/۴۲ تا -/۴۳ روپے۔ تیل بنولہ ۸/۵۴ تا ۸/۵۵ تیل تلی -/۷۲ تا -/۷۴ دیسی گھی -/۱۵۵ -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ بناسپتی گھی -/۴۰ تا -/۴۱ روپے ٹین۔

کریانہ:۔ سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۳۵ کالی مرچ -/۵۰۰ روپے۔ الائچی ڈوڈہ -/۳۴۰ الائچی خورد -/۵۴ روپے سیر۔ نمک ۴/۲ تا ۸/۴ لونگ -/۵۵۰ روپے ہلدی -/۸۸ تا -/۱۱۰ روپے من۔

خشک میوہ:۔ بادام -/۵۸ تا -/۷۰ سوگی -/۵۰ تا -/۷۰ کھوپرا -/۲۰۰ تا -/۲۰۵

صرافہ:۔ سونا -/۱۰۵/۴ روپے تا -/۱۰۶ فی تولہ (دہری) پونڈ ۸/۶۵ روپے فی پونڈ

دریائے برہم پتر میں سیلاب

۴۰ دیہات زیر آب آگئے

نئی دہلی ۵ ر جون۔ آسام کے گئے مصائب و آلام کے پیامی دریائے برہم پتر میں شدید بارشوں کی وجہ سے طغیانی آگئی ہے۔ دریا کناروں سے بہہ نکلا ہے۔ اور اپنی "روایات" کے مطابق آسام کے وسیع و عریض علاقہ میں تباہی مچا رہا ہے۔ اس وقت تک ۴۰ سے زائد دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ ڈبروگڑھ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر شیخوا گھاٹ نامی ایک قصبہ اس سال تیسری مرتبہ سیلاب کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ سیلاب سے زیریں آسام کے بعض اضلاع بھی متاثر ہوئے ہیں۔

افغانستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں تصادم

پشاور ۱۵ جون - قندھار کے قریب ایک قصبہ میں خونریز فسادات کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس میں چھ ہندو ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ فساد کی بنا ایک ہندو بیان کیا جاتا ہے جس نے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اسے زبردستی اس کے رشتہ داروں کے حوالے کر دیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قصبہ کے حاکم نے ہندوؤں کے ایک وفد سے ملاقات کے بعد اس نومسلم کو پھر سے ہندوؤں کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔ نومسلم کے انکار پر حاکم نے پولیس کو حکم دیا کہ اسے زبردستی ہندوؤں کے سپرد کر دیا جائے۔ اس پر قصبہ کی مسلمان آبادی مشتعل ہو گئی اور انہوں نے ہندوؤں پر حملہ کر کے ان کے مکانات اور دوکانیں لوٹ لیں چھ ہندو موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔ مسلمانوں نے حاکم کے مکان پر بھی ہلہ بول دیا۔ لیکن وہ مکان کے عقبی دروازے سے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

گورنر قندھار نے اطلاع ملتے ہی پولیس کے بھاری دستے جائے واردات پر بھیج دئیے۔ جہاں ۲۵ مسلمانوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لئے قندھار پہنچا دیا گیا ہے۔ قندھار میں ہندوستان کے نائب قونصل ہسپتال میں زخمیوں کو دیکھنے گئے اور انہیں یقین دلایا گیا کہ کابل حکومت ان کے نقصان کا معاوضہ ادا کرے گی

لطف کی بات یہ ہے کہ کابل ریڈیو نے اس فساد کی خبر کو بالکل نشر نہیں کیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس علاقہ کی تمام تجارت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے اور مقامی حکام ان سے خوب رشوت لیتے ہیں

ہاکی ٹورنامنٹ چنیوٹ

مورخہ ۱۲-۶-۵۵ کو محترم سیکرٹری صاحب ٹورنامنٹ کے فیصلہ کے مطابق احمدیہ سپورٹس کلب ربوہ کی ٹیم فائنل میچ دوبارہ کھیلنے کے لئے گئی۔ مگر جی آر کلب چنیوٹ کے کھلاڑی میچ کھیلنے کے لئے فیلڈ میں نہ آئے۔ لہذا میچ نہ ہو سکا۔

ہم محترم سیکرٹری صاحب ٹورنامنٹ ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پریذیڈنٹ احمدیہ سپورٹس کلب ربوہ